روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 12۔اپریل 2014ء 11جمادی الثانی 1435 ہجری 12شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 83

خدا ہوتا ہے

لوگوں کے بغضوں سے اور کینوں سے کیا ہوتا ہے
جس کا کوئی بھی نہیں اُس کا خُدا ہوتا ہے

بے خُدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جُدا ہوتا ہے

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو وضو کر کے دونفل ادا کرتے۔اگر فرض نماز کا وقت ہوتا تو بلالؓ کو فرماتے اے بلال ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔پریشانی کے عالم میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوم بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ کا بہت ورد کرتے کہ اے زندہ اور قائم رہنے والے، تیری رحمت کا واسطہ دے کر میں تجھ سے مدد کا طلبگار ہوں۔دیگر عبادات کے ساتھ آپؐ نفلی روزوں کا بھی خاص اہتمام فرماتے۔رمضان کے علاوہ ہر ماہ تین روزے رکھتے۔ بسا اوقات یہ روزے اسلامی مہینہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کو یا سوموار و جمعرات کے دنوں میں رکھنے پسند فرماتے۔رمضان سے پہلے شعبان کے مہینہ میں نسبتاً زیادہ کثرت سے روزے رکھتے۔روزہ افطار کرتے وقت آپؐ کی ایک دعا یہ ہوتی تھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسَاُلُکَ بِرَحمَتِکَ ...... (مستدرک حاکم کتاب الصوم)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔

پھر آپؐ کی زیادہ توجہ عفو ومغفرت کی دعا پر ہوتی تھی

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسَاُلُکَ العَفُو ...... (ابوداؤد کتاب الادب)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔

حضرت عائشہؓ کو آپؐ نے لیلۃ القدر میں پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھائی

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌ کَرِیم تُحِبُّ العَفوَ فَاعفُ عَنِّی. (ترمذی کتاب الدعوات)

کہ اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا کریم ہے۔تو عفو کو پسند کرتا ہے، پس مجھ سے درگزر فرما۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کی درخواست پر نماز میں پڑھنے کے لئے ان کو یہ خاص دعا سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمتُ نَفسِی ظُلمًا کَثِیرًا ...... (بخاری کتاب الدعوات)

یعنی اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔زیادہ ظلم۔اور تیرے سوا کوئی نہیں جو گناہوں کو بخشے۔پس تو مجھے اپنے حضور سے خاص بخشش عطا فرما اور مجھ پر رحم کر۔بے شک تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔آخری لمحوں میں آپؐ کے لبوں پر یہ دعا تھی

اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی،وَارحَمنِی،وَالحِقنِی بِالرَّفِیقِ الاَعلٰی. (بخاری کتاب المغازی)

یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ دوست (یعنی اپنی ذات) سے ملا دے۔

آپؐ حصول محبت الٰہی کے لئے دیگر دعاؤں کے ساتھ حضرت داؤدؑ والی یہ دعا بھی کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسَاُلُکَ حُبَّکَ ...... (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔اے اللہ! اپنی محبت میرے دل میں اتنی ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

نیکی کا فیض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ہم نے بھی مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے''۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم سلیم شاہد صاحب ماہر قوت سماعت (آڈیالوجسٹ) مورخہ 13/اپریل 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 13/اپریل 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضرورت منداحباب وخواتین ڈاکٹرز صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 24 مارچ 2014ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

خطبہ جمعہ 14 فروری 2014ء

س: حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات کے کیا مقاصد فرمائے؟

ج: فرمایا! (1) تمام برکات اور انوار (دین حق) میں محدود اور محصور ہیں۔ (2) خدائے تعالیٰ کی حجت قاطعہ اتمام کو پہنچے اور تا ان لوگوں کی فطرتی شیطنت ہر یک منصف پر ظاہر ہو کہ جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب عالیہ سے انکار کر کے خبیث کلمات مونہہ پر لاتے ہیں۔ (3) اس سے مومنوں کی قوت ایمانی بڑھے اور ان کے دلوں کو تثبت اور تسلی حاصل ہو۔ (4) تا ہمیشہ کے لئے ایک قوی حجت ماننے والوں کے ہاتھ میں رہے۔

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے مختلف زبانوں میں الہامات کے نزول پر اعتراض کرنے والوں کے جواب میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: خدا کو پابند تو نہیں کیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ کی مرضی ہے جس مرضی زبان میں اور ایک ہی وقت میں ایک ہی مضمون کو دو، تین، چار زبانوں میں بیان کروا سکتا ہے۔

س: یا احمد فاضت ...... کا حضرت مسیح موعود نے کیا مفہوم بیان فرمایا؟

ج: ترجمہ یہ ہے کہ اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری کی جاوے گی، بلاغت اور فصاحت اور حقائق اور معارف تجھے عطا کئے جاویں گے۔ سو ظاہر ہے کہ میری کلام نے وہ معجزہ دکھلایا کہ کوئی مقابلہ نہیں کر سکا۔ اس الہام کے بعد بیس سے زیادہ کتابیں اور رسائل میں نے عربی بلیغ فصیح میں شائع کیں مگر کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 510)

س: طاعون کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا پیشگوئی بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ...... یہ لوگ تو بجز موت کے نشان کے کبھی مانیں گے نہیں۔ ان کو کہہ دے کہ مری یعنی طاعون پھر چلی آتی ہے۔ سو تم مجھ سے جلدی مت کرو۔ یہ پیشگوئی بیس برس پہلے طاعون کے کی گئی تھی۔‘‘

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 510)

س: قادیان میں مخلصین کے جمع ہونے کے متعلق کیا پیشگوئی بیان فرمائی؟

ج: براہین احمدیہ صفحہ 242 میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ کثرت سے لوگ آئیں گے ’’یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز کو سنا‘‘ جس زمانہ میں براہینِ احمدیہ شائع کی گئی، اُس وقت لوگ نہ تھے پھر بعد اس کے جو مخلصین قادیان میں ہجرت کر کے آئے اُن کے لئے ...... مہمان خانے تیار کئے گئے۔ دیکھو یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 502)

س: سلسلہ احمدیہ کی مخالفت اور ترقی کے حوالہ سے کیا پیشگوئی بیان فرمائی؟

ج: براہین احمدیہ صفحہ 240 میں یہ پیشگوئی تھی کہ مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں، یعنی بہت سے مکر کام میں لاویں گے مگر خدا اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا۔ اگرچہ کافر لوگ کراہت ہی کریں۔

س: حضرت مسیح موعود کی اللہ نے حفاظت کا کیا وعدہ عطا فرمایا تھا؟

ج: براہین احمدیہ میں حفاظت کے متعلق یہ پیشگوئی درج ہے کہ اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں یعنی تباہ کرنے میں کوشش کریں مگر خدا اپنے پاس سے اسباب پیدا کر کے تجھے بچائے گا، خدا تجھے ضرور بچا لے گا اگرچہ لوگ بچانا نہ چاہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی انشاء پردازی کو خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کا ظہور قرار دیتے کیا بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’میں خاص طور پر خدائے تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشا پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے...... میں ایک دنیا کو معجزہ عربی بلیغ کی تفسیر نویسی میں بالمقابل بلاتا ہوں۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434)

س: حضرت مسیح موعود کی عربی کتب کے مطالعہ سے فلسطین کی ایک خاتون کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئیں؟

ج: فرمایا! (خاتون کہتی ہیں) حضرت مسیح موعود کی عربی کتب میں مجھے بے مثل اور انمول موتی ملے، ایسے معارف کا مطالعہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا تھا، ایسی بلاغت اور اعجاز سے بھرپور عربی کلام جس میں علم و معرفت کے ہیرے رکھ دیئے گئے ہوں، میرے لئے بالکل نیا تھا۔ ایسے جواہر پاروں کے مطالعہ سے ہی قاری کا خدا سے تعلق قائم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

س: الجزائر سے مکرم حجاز صاحب نے بانی سلسلہ کی تحریرات کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا کہ جب اردن کے احمدی دوست کے ذریعہ احمدیت اور بانی سلسلہ کی تحریرات سے آگاہی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی تفسیر جیسے جیسے پڑھتا گیا سینہ کھلتا گیا اور اس کلام کی ہیبت سے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ الٰہی (القاء) ہے۔

س: ایک عرب ملک سے مکرم فراز صاحب نے حضرت مسیح موعود کی عربی کتب کے فصیح و بلیغ ہونے اور MTA کے پروگرام الحوار المباشر کی نسبت کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! فراز صاحب یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی جس قدر کتابیں مجھے مہیا ہو سکیں اُن کے مطالعہ سے نیز ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام الحوار المباشر کو باقاعدگی سے دیکھنے سے میرے سامنے دو راستے ہو گئے۔ یا تو قصے کہانیوں کے عقیدے سے چمٹا رہوں۔ یا پھر حضرت احمد کو مسیح موعود اور امام مہدی مان لوں جنہوں نے (دین حق) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع فرمایا ہے۔ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود کے اشعار سنے تو میرا جسم کانپنے لگا۔ ایک مفتری کے سینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت کیسے ہو سکتی ہے۔ پھر ایک عجمی کا اتنا قوی اور فصیح و بلیغ عربی زبان کا استعمال کرنا بغیر خدائی تائید کے ناممکن ہے۔

س: مکرم عباس صاحب آف اٹلی نے حضرت مسیح موعود کے عربی قصائد اور MTA العربیہ کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! عباس صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ

علمی من الرحمن ذی الآلاء

باللّٰہ حزتُ الفضلَ لا بدھاءِ

سنا اور بے اختیاری کے عالم میں میرے منہ سے بلند آواز میں یہ کلمات نکلے کہ خدا کی قسم! یہ بات کوئی جھوٹا ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ یہ شخص لازمی خدا کا فرستادہ ہے۔ ایسا کلام خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بے حرمتی کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

س: مراکش سے مکرم خالد صاحب کا حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کے بعد کیا تاثر تھا؟

ج: فرمایا! وہ کہتے ہیں احمدیت سے تعارف کے بعد میں نے جماعتی ویب سائٹ پر موجود کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ ان کتب نے روحانی دقائق اور دینی معارف کے ایسے دریا بہائے کہ اکثر میری زبان پر یہ فقرہ آتا تھا کہ مجھے خزانہ مل گیا ہے۔

س: ایک یمنی صاحب نے احمدیت کے بارہ میں کیا تأثرات بیان کئے؟

ج: فرمایا! کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نے (دین حق) کا صحیح تصور دوبارہ پیش کیا ہے، جس کو لوگوں نے بھلا دیا تھا یا بگاڑ دیا تھا۔ جو امن اور سلامتی کا نام ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی برکت سے ایک ایرانی دوست کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

ج: فرمایا! کہتے ہیں لوگ دین حق کی تعلیم سے غافل ہیں۔ میں پریشان تھا کہ ایک روز میرے ایک دوست نے اپنے گھر بلایا اور ایم ٹی اے سے تعارف کروایا۔ اس کے بعد میں نے اور بعض پروگرام دیکھے جن میں آپ کی تفسیر القرآن اور مختلف مسائل پر گہری علمی اور حکیمانہ گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ جب بھی میں ایم ٹی اے دیکھتا ہوں میرا ایمان مضبوط تر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود اور پھر خلفاء کی کتب پڑھ کر یقین ہو گیا کہ یہ لوگ معمولی آدمی نہیں بلکہ یہ دین حق کے سرگروہ ہیں اور ان کے افکار کی دنیا کو سخت ضرورت ہے۔

س: حضور انور نے بعض اہل کشف کو حضرت مسیح موعود کی آمد کی اطلاع کے ضمن میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین، چار چار لاکھ مرید تھا، اُن کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے اور بعض اُن میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گزر چکے تھے۔ جیسا کہ ایک بزرگ گلاب شاہ نام ضلع لدھیانہ میں تھا۔ جس نے میاں کریم بخش مرحوم ساکن جمال پور کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ قادیان میں پیدا ہو گیا اور وہ لدھیانہ میں آئے گا۔

س: مکرم محمد بن احمد صاحب آف جرمنی کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

ج: فرمایا! وہ کہتے ہیں ایک بار میرے چھوٹے بھائی نے جماعت کی ویب سائٹ کے بارے میں بتایا جہاں میں نے جماعت کے عقائد اور تفسیر کا مطالعہ کیا۔ میں حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھتے وقت حقائق و معارف اور حضور کی روزِ روشن کی طرح واضح صداقت کو پڑھ کر رویا کرتا تھا۔ ہر لفظ میری روح میں اتر جاتا تھا۔ یہ متاع ایمان ایسی دولت ہے جس کا بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

س: مکرم رضوان صاحب آف سیریا کا حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت اور قبول حق کا واقعہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! مکرم رضوان صاحب کہتے ہیں میرا تعارف ایک احمدی مکرم بدر صاحب سے ہوا جنہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود کی کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ دی، میں نے یہ کتاب اُس وقت تک نہ رکھی جب تک مکمل نہ پڑھ لی۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ ضرور کوئی خدا کا مقرب انسان ہے۔ ایک خواب میں مجھے کہا گیا کہ اپنے دوست باسط سے کہو کہ (کلمہ حق) کے ساتھ چمٹ جاؤ۔ اس کے بعد میں نے حضور کی تمام عربی کتب پڑھ لیں اور بہت فائدہ اُٹھایا۔

س: حضور انور نے مربی صاحب برکینا فاسو کا تائید الٰہی کے ضمن میں کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم سید اختر احمد صاحب اورینوی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ایک جرنیل کی حیثیت میں

دفاعی جنگ

تاریخ عالم اور مذہبی صحیفے اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو دفاعی جنگ کی تعلیم دی۔ حضرت داؤد نے مظلوموں کو ظالم کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے تلوار اٹھائی۔ حضرت کرشن نے ان راکھشوں کو تہ تیغ کیا۔ جو رشیوں منیوں کی تپسیہ میں خلل انداز ہوتے تھے۔ اور حضرت رامؑ نے بھی کمزوروں پر ظلم روا رکھنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔ اسی طرح محمد مصطفےٰ ﷺ نے بھی جنگیں کیں۔ کفار نے اہل اسلام کو خدا کی عبادت سے روکا۔ ان پر طرح طرح کے ظلم کئے۔ سخت سے سخت ایذائیں دیں۔ گھر بار چھڑایا اور غریب الوطنی میں بھی ان پر چڑھ چڑھ آئے۔ ایسی صورت میں سردار انبیاءؐ نے بھی تلوار اٹھائی اور اپنے صحابہ کرام کو تلوار اٹھانے کا حکم دیا۔ سرور کائنات ﷺ فوج اسلامی کی قیادت اور سرداری فرماتے رہے۔ اس طرح آپ نے ایک جرنیل کا کام سرانجام دیا اور اپنے ایمان ویقین۔ استقلال و عزم۔ خلوص و نیک نیتی۔ شجاعت و دور اندیشی۔ مساوات و محبت اور غیرت سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ آپؐ ایک کامل ترین سپاہی اور ایک بے مثل سپہ سالار تھے۔

اس مضمون میں مَیں رسول عربی ﷺ کو ایک جرنیل کی حیثیت سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں اولاً بتاؤں گا کہ ایک جرنیل میں کیا کیا خصوصیات ہونی چاہئیں اور پھر دکھاؤں گا کہ محمد عربی ﷺ میں وہ خصوصیات بدرجہ اکمل واتم موجود تھیں۔ اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو اس بات کا اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ محمد ﷺ جیسا جرنیل دنیا پیدا کرنے سے قاصر رہی ہے۔ آپؐ کی زندگی سے فرضی قصے اور افسانے وابستہ نہیں۔ آپؐ کے متعلق جو جو واقعات میں پیش کروں گا۔ وہ تاریخی اور یقینی ہیں۔

جرنیلی صفات

ایک جرنیل کو اپنے منصب اور مشن پر کامل اعتماد ویقین ہونا چاہئے۔ پھر جرنیل کے مشن پر اس کے ماتحتوں کو بھی ایمان ہونا چاہئے۔

قوت ارادی کی مضبوطی اور عزم واستقلال یہ دوسری شرط ہے۔ بغیر اس کے انسان کوئی کام نہیں کر سکتا۔ وہ ہمیشہ حادثات دنیاوی کے تھپیڑے کھاتا رہے گا اور ناکام ہوگا۔ ایک انگریز مقرر میگ نکھن کہتا ہے۔ ”تمہارا کوئی کام اس وقت تک نہیں سنور سکتا ہے۔ جب تک تم (موقعہ پر) ”نہیں“ اور ”ہاں“ کہنے کی قابلیت نہ پیدا کرلو“۔ نپولین اعظم کی قوت ارادی بڑی زبردست تھی اور یہی سبب اس کی کامیابی کا تھا۔

تیسری چیز عمل ہے۔ جب تک انسان راہ عمل پر گامزن نہ ہو۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ سب سامان بیکار ہیں۔ اگر انہیں استعمال نہ کیا جائے۔

چوتھی بات خلوص اور نیک نیتی ہے۔ نیک نیت شخص ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ ایک جرنیل کے لئے یہ ازبس ضروری ہے۔ اس سے سپاہیوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اور ان کی ہمت بڑھتی ہے۔

جرنیل کی پانچویں صفت شجاعت و بہادری ہے۔ ایک بہادر اور جری سپہ سالار تھوڑی فوج لے کر بھی لشکر جرار کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ اپنی جرأت سے دوسروں میں ہمت و جوش پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت خالدؓ بڑے بے جگر سپاہی تھے۔ دشمن ان کی بہادری کا لوہا مانتے تھے۔ آپ نے بڑے سے بڑے لشکر پر تھوڑے سپاہیوں کے ساتھ فتح پائی۔

جوش وولولہ چھٹی شرط ہے۔ اس صفت کے مالک بڑے سے بڑا کام کر گزرتے ہیں۔ ایک جرنیل میں جوش وولولہ کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنے سپاہیوں کو ابھار سکے اور کمزوروں کی طاقت بڑھائے۔

ساتویں صفت ایک جرنیل میں عقل، دانش اور دور اندیشی کا ہونا ضروری ہے۔ اسے اپنے جذبات پر قابو ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ صرف سپاہی نہیں۔ بلکہ سپہ سالار بھی ہے۔ اسے سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے۔

پھر جرنیل میں غیرت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اس میں سپاہیوں سے حکم کی پابندی کرانے کی قابلیت ہونی چاہئے اور کاموں میں اسے خود شرکت کرنی چاہئے۔ سپاہیوں کو فنون جنگ سے واقف کرانا اس کا فرض ہے۔ ان میں مقابلہ اور سبقت کی روح پھونکنی ضروری ہے۔ جرنیل کو ہر سپاہی سے مساوات اور محبت کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے اور ہر سپاہی کو اس اصول کا پابند بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سب سے آخری لیکن بہت ضروری بات یہ ہے کہ جرنیل کو سپاہیوں کا پیارا اور ہر دلعزیز ہونا چاہئے۔ تاکہ سپاہی اس کے اشارے پر جان دینے کو آمادہ رہیں۔ جہاں اس کا پسینہ بہے۔ وہاں وہ اپنا خون بہائیں۔

فنون جنگ سے واقفیت چونکہ سب سے پہلی اور عام شرط ہے۔ میں نے اس کا خصوصیت سے تذکرہ نہ کیا۔

ایمان ویقین

رسول کریم ﷺ کو اپنے مشن پر کامل ایمان تھا۔ آپ کو یقین تھا کہ آپ نے حق کی حمایت اور مظلومیت کو مٹانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے اور خدا ضرور اس میں کامیاب کرے گا۔ ایک دفعہ آپ اپنے صحابہؓ سے الگ ہو کر کسی درخت کے سایہ میں سوئے ہوئے تھے۔ آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ ایک دشمن آیا اور اس نے تلوار اٹھالی۔ رسول کریم ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ حریف نے کہا۔ محمدؐ اب بتاؤ۔ تمہیں کون بچائے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے خدا بچائے گا!!!! یہ سن کر مخالف کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور آپؐ نے اسے اٹھالیا۔ پھر وہی سوال اس سے کیا۔ مگر وہ سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکا۔ کہ آپ رحم کریں۔ اللہ اللہ کیسا یقین تھا۔ کیسا ایمان تھا کہ آپ ذرہ برابر بھی پریشان نہ ہوئے۔ پھر غزوہ حنین سے خطرناک موقعہ پر آپؐ کا فرمانا کہ انا النبی لا کذب ....آپؐ کے کامل ایمان کی گواہی دیتا ہے۔

آپؐ کے زیر سایہ لڑنے والے سپاہیوں میں بھی یہ ایمان و ایقان پوری طرح سرایت کر گیا تھا۔ وہ بے جگری سے لڑا کرتے تھے اور خدا کی خوشنودی کے لئے لڑتے تھے۔ انہیں یقین ہوتا تھا کہ فتح ان کے ساتھ ہے۔ جنگ احد کے بعد یہ خبر گرم ہوئی کہ ابوسفیان پھر لوٹ کر مدینہ پر حملہ آور ہوگا۔ رسول کریم ﷺ اس کے مقابلہ کے لئے شہر سے باہر نکلے کئی زخم کھائے ہوئے سپاہیوں نے آپؐ کا ساتھ دیا اور جو جنگ احد سے چور ہو چکے تھے۔ وہ بھی دشمن کے مقابلہ کے لئے نکل آئے۔ یہ یقین تھا اور یہ ایمان!

قوت ارادی کی مضبوطی

عزم واستقلال

کفار مکہ رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے پیروؤں کو بہت ستایا کرتے تھے۔ آپ کی وجہ سے خاندان بنو ہاشم کو بھی تکلیف دیتے آئے۔ لوگ آپؐ کی جان کے خواہاں تھے۔ آپؐ اپنے چچا ابوطالب کے یہاں رہتے تھے۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے کہا کہ محمدؐ! تمہارے دشمن کہتے ہیں۔ کہ اگر تم ان کے بتوں کے خلاف وعظ کرنا چھوڑ دو۔ تو وہ تمہیں جو چاہو گے۔ دیں گے اور تم کو تکالیف پہنچانے سے باز آجائیں گے۔ اب دیکھو اس عزم و استقلال کے مجسمہ نے کیا جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے چچا۔ اگر وہ میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند رکھ دیں۔ تو بھی میں اپنے فریضہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر آپ اپنی سرپرستی اٹھالیں تو اٹھالیں۔ میں اپنے کام کو ترک نہیں کر سکتا۔

آپؐ کے دل میں استقلال کا ایک سمندر موجزن تھا اور آپ عزم کا ایک پہاڑ تھے۔ جنگ احد کے موقعہ پر پہلے اصحاب رسولؐ نے مدینہ سے باہر جا کر لڑنا چاہا۔ محمد ﷺ سامان جنگ سے آراستہ ہونے کے لئے گھر تشریف لے گئے۔ آپؐ کے بعد صحابہؓ نے رائے بدلی اور لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ شہر سے نزدیک رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ محمد ﷺ نے فرمایا۔ نبی ارادہ کر کے پھر اسے توڑتا نہیں۔ جو بات پہلے فیصل ہو چکی ہے۔ اسی پر عمل کرو۔ آپ کے استقلال کی گواہی ایک عیسائی فاضل علامہ جرجی زیدان اپنی کتاب تاریخ تمدن اسلام میں یوں دیتے ہیں۔ ”ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت اپنے چچا کے انتقال کے بعد پہلے سے بڑھ کر استقلال و استقامت کے ساتھ ہدایت حق کا کام انجام دیتے رہے.........“۔

عمل

رسول خدا ﷺ جنگوں میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ جب آپ تلوار نکال لیتے۔ تو پھر اسے اس وقت تک نیام میں نہ داخل کرتے۔ جب تک جنگ کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ آپ صفوں کو درست کرتے۔ قلب لشکر کو بچاتے۔ میمنہ اور میسرہ کی حفاظت فرماتے۔ اپنے سپاہیوں کو ہٹاتے بڑھاتے۔ کمزوروں کی حمایت فرماتے اور دشمن کی چال پر نظر رکھتے۔ چونکہ آپ جرنیل تھے۔ اپنی فوج کے آگے لڑتے اور حریف کے شدید حملوں کا مقابلہ کرتے۔

آپ ایام جنگ میں بہت چوکس رہتے۔ خود اٹھ اٹھ کر مدینہ کی حفاظت فرماتے۔ دشمن کی قوت اور چال سے آپ واقف رہنے کی کوشش کرتے۔ آپؐ اپنے سپاہیوں سے صلاح لے کر مقابلہ کی تیاری میں منہمک ہو جاتے۔

خلوص اور نیت نیتی

رسول کریم ﷺ میں وہ خلوص تھا کہ آپ اپنی راحت کی کوئی پرواہ نہیں فرماتے تھے۔ آپ نیک نیتی سے یہ چاہتے تھے کہ ساری دنیا بتان سنگ وخشت اور ہر قسم کے بتوں سے منہ موڑ کر خدائے وحدہٗ لاشریک کے آگے گرے یہی خلوص تھا۔ جو آپؐ کو جنگ کی شدت میں بھی پریشان وناامید نہ

ہونے دیتا تھا۔ آپ اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہتے۔ آپ کو جاہ و مال کی خواہش نہ تھی۔ آپ زر و غلام نہ چاہتے تھے۔ مال غنیمت سارے کا سارا آپ اپنے سپاہیوں میں تقسیم فرما دیتے۔ آپؐ کی بیبیاں تنگ دستی کی حالت میں بھی اگر مال سے کچھ حصہ چاہتیں۔ تو آپؐ فرماتے تم مال و زر چاہتی ہو یا خدا اور اس کا رسول؟ آپؐ کے گھروں میں اکثر فاقے گزرتے اور کئی کئی روز آگ نہ جلتی۔ آپ اپنے حصہ کے غلاموں کو بیشتر آزاد فرماتے اور اپنے گھر کا کام خود کرتے۔ اللہ اللہ! یہ تھا اسلام کا اولین سپہ سالار محمد عربی ﷺ۔ کیا دنیا کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتی ہے۔ لاریب نہیں اور ہرگز نہیں۔

شجاعت

رسول کریم ﷺ بے نظیر شجاع انسان تھے۔ آپؐ نے جان کو خطرہ میں ڈال کر بہادری سے اسلام کا وعظ کیا۔ سارا عرب آپؐ کا مخالف تھا۔ لیکن آپ کی بے مثل جرأت نے ان سب کا مقابلہ کیا۔ جنگ کے ایام میں اور گھمسان کی جنگ میں بھی آپ نے شجاعت کی بے مثل مثالیں پیش کیں۔ ایک دفعہ رات وقت کے مدینہ میں شور ہوا کہ دشمن نے شہر کو آ گھیرا ہے۔ آپؐ کے صحابہؓ ابھی گھروں سے نکلے ہی تھے اور دریافت حال کے لئے بیرون شہر جانا چاہتے تھے کہ رسول اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار باہر سے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ امن ہی امن ہے۔ تم لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔ یہ تھی آپ کی مردانگی کہ آپ بلاخوف و خطر تن تنہا خطرہ کی خبر پا کر مدینہ سے باہر چلے گئے۔ اور اپنے سپاہیوں کو تکلیف نہ دی۔

جنگوں میں آپؐ آگے آگے لڑتے تھے۔ دشمن کا سخت ترین حملہ آپؐ کے گرد ہوتا تھا۔ مخالف آپؐ کو ہی قتل کرنے کی خواہش رکھتے۔ مگر آپ نے کبھی اس کی پرواہ نہ کی۔ آپؐ کے گرد لڑنے والے سپاہی بڑے بہادر سمجھے جاتے تھے اور جب حملہ کی شدت ہوتی تو حضرت علیؓ سا جری و شجاع سپاہی بھی رسول کریم ﷺ کے پیچھے امان لیتا۔ ان واقعات سے آپؐ کے گرد حملہ کی شدت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ فنون جنگ میں ماہر اور کامل تھے۔ جنگ حنین کے موقعہ پر رسول کریم ﷺ مجاہدین کے ساتھ جا رہے تھے۔ آپؐ کا گزر ایک گھاٹی سے ہوا۔ دشمن (قوم ہوازن) کے تیر انداز دروں میں چھپے بیٹھے تھے۔ فوراً اہل اسلام پر تیروں کی بارش برسانی شروع کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سواری کے جانور بدک گئے اور خوف زدہ ہو کر سواروں کو لیتے ہوئے بھاگ نکلے۔ دشمن شدید حملہ کر رہا تھا اور محمد ﷺ صرف چند ساتھیوں کے ساتھ گھاٹی میں رہ گئے۔ یہ ایسا خطرناک موقع تھا کہ بڑے سے بڑا بہادر بھی حیران رہ جاتا۔ مگر رسول کریم ﷺ نے فوق الفطرت شجاعت سے کام لے کر گھوڑے کو آگے بڑھایا۔ حضرت عباسؓ نے گھوڑے کی لگام پکڑ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اسلام کی زندگی آپ کی زندگی سے وابستہ ہے۔ آپ واپس لوٹ چلیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ لگام چھوڑ دو اور گھوڑے کو دشمن کی طرف بڑھاتے ہوئے بلند و پُر جلال آواز سے فرمایا۔ ؎

انا النبی لا کذب
انا ابن عبدالمطلب

دشمن کے تیر انداز تیر برسا رہے تھے اور ان کی فوج نے بھی حملہ کر دیا تھا۔ مسلمان اپنے آقا سے دور جا چکے تھے۔ لیکن دنیا کے بے نظیر سپہ سالار بے مثل جرنیل محمد ﷺ اکیلے دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ آپ کو آپ کے سپاہی اکیلا کب چھوڑ سکتے تھے۔ وہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو واپس لانے کی کوشش کرتے اور جو پیچھے نہ لوٹتا اسے قتل کر کے اپنے آقا کے گرد جمع ہو گئے اور دشمن پسپا ہوا۔ لاریب یہ بہت بڑی روحانی شجاعت تھی۔

جوش و ولولہ

بھلا جس شخص کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہو کہ میری زندگی اور موت خدا کے لئے ہے اس کے جوش و ولولہ کا کیا ٹھکانا ہو سکتا ہے۔ محمد ﷺ کا جوش اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ آپ نے اپنے سپاہیوں میں بھی یہ جذبہ پیدا کر دیا۔ جو قلیل تعداد ہونے کے باوجود جب وقت آ پڑتا۔ تو لشکر جرار کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی بے تاب نظر آتے۔ جنگ بدر کے واقعات سے کون واقف نہیں۔ محمد ﷺ کے ساتھی کتنے کم اور کس قدر کمزور تھے۔ یہ سپہ سالار کا ہی اثر تھا کہ ایسی حالت میں ساز و سامان سے تہی دست طاقتور دشمن کا مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گئے اور یہ رسول کریم ﷺ کے جوش اور آپ کے سپاہیوں کے ولولہ کا ہی نتیجہ تھا کہ دشمن ہزیمت کھا کر بھاگ گیا۔

عقل و دانش و دور اندیشی

محمد مصطفٰے ﷺ بہت بڑے دانا اور عاقل انسان تھے۔ آپ کی رائے ہمیشہ صائب ہوا کرتی تھی اور آپ بے حد دور اندیش اور جذبات کو قابو میں رکھنے والے تھے۔ آپ نے اپنے سپاہیوں کی قلیل تعداد کو دشمن کے شدید حملوں سے اپنی تدبیر سے بچائے رکھا۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ انہیں سارے عرب کا مالک بنا دیا۔ آپؐ کی صائب رائے کا پتہ مندرجہ ذیل واقعہ سے چلتا ہے۔

جنگ احد سے قبل آپ کی رائے یہ تھی کہ مدینہ کے اندر رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ آپؐ کے ساتھیوں نے باہر نکل کر مقابلہ کرنے کی خواہش کی۔ رسول کریم ﷺ نے رائے عامہ کی اکثریت کا احترام کرتے ہوئے باہر ہی جا کر مقابلہ کیا۔ مگر واقعات نے بتا دیا۔ کہ آپ ہی کی رائے درست تھی۔ کیونکہ مدینہ کے رہنے والے یہودی دشمن سے مل کر ریشہ دوانی کر رہے تھے۔ کہ دشمن کو شہر میں داخل کر لیا جائے اور اہل اسلام کے عقب پر بھی حملہ کر دیا جائے۔ اس وجہ سے اسلامی لشکر میں سخت تشویش پیدا ہو گئی۔ اگر مدینہ کے اندر لڑائی ہوتی۔ تو جنگ سے لوٹ آنے والے لوگ بھی گھر پر حملہ ہونے کی حالت میں تلوار اٹھاتے۔

دوسرا واقعہ بھی اسی جنگ احد کا ہے۔ آپ نے اپنے تیر اندازوں کو ایک پہاڑی پر استادہ رہنے کا حکم دیا اور کسی حالت میں بھی وہاں سے ہٹنے کی ممانعت فرما دی۔ جب دشمن بھاگ نکلا۔ تو تیر اندازوں نے غلطی سے وہ جگہ چھوڑ دی۔ موقعہ پا کر دشمن لوٹ آیا اور آنحضرت ﷺ کی عقل و دانش اور موقعہ شناسی کا پتہ چلتا ہے۔ رسول عربی ﷺ سے پہلے عرب میں مورچہ اور صف بندی ناپید تھی۔ آپ ہی نے یہ فنون جنگ رائج کئے۔ خندق کھود کر لڑنا بھی عرب نہ جانتے تھے۔ جنگ خندق کے موقعہ پر آپؐ نے اپنی فوج کے سامنے خندق کھدوائی۔ آپ اپنی فوج کا معائنہ فرماتے تھے۔ آپ مشورہ لیا کرتے اور اس کی قیادت کسی صاحب تجربہ صحابی کے سپرد فرماتے تھے۔ مدینہ کے یہود نے خلاف معاہدہ دشمن سے مل کر فتنہ و غداری پیدا کر رکھی تھی۔ پہلے تو آپؐ نے بہت برداشت کیا۔ لیکن جب وہ لوگ حد سے تجاوز کر گئے۔ تو انہیں شہر بدر کر دیا اور اس طرح مدینہ کو ہلاکت سے بچا لیا۔

آپ اپنے عہد کے پکے تھے اور آپ اپنے حلیفوں کی مدد فرماتے تھے۔ صلح حدیبیہ کی رو سے قبیلہ خزاعہ اہل اسلام کے ساتھ ہو گئے اور قبیلۂ بنو بکر اہل مکہ کے حلیف بن گئے تھے اور معاہدہ صلح پر دستخط ثبت ہو چکے تھے۔ بنو بکر نے نقض عہد کیا اور قریش نے قبیلہ خزاعہ کے ستانے میں ان کی مدد کی۔ جب خزاعی یہ شکایت آنحضرت ﷺ کے پاس لے کر آئے۔ تو آپؐ نے فوراً مدد کا وعدہ فرمایا اور اہل قریش سے اس کی وجہ دریافت فرمائی۔ اہل قریش نے صلح حدیبیہ کا عہد واپس کر دیا اور اس طرح جنگ کے لئے آمادہ ہو گئے۔ محمد مصطفٰے ﷺ نے مکہ پر حملہ کیا اور مکہ امن و چین سے فتح ہو گیا۔ صلح حدیبیہ سے کئی باتوں پر روشنی پڑتی ہے۔ منجملہ ان کے اس واقعہ سے رسول کریم کی دور اندیشی بھی ثابت ہوتی ہے۔ امن ہونے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رات دن کے چرچہ سے اسلام کے مسائل اور خیالات روز بروز اور زیادہ پھیلتے گئے۔ چنانچہ دو برس کے اندر اندر جس کثرت سے لوگ ایمان لائے۔ دس برس ماقبل کے وسیع عرصہ میں نہیں لائے تھے۔

جذبات پر قابو

محمد ﷺ کے اپنے جذبات پر قابو کی چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔ فدک کی ایک یہودی عورت نے آپؐ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ آپ کے ایک صحابی اس زہر سے فوت ہو گئے۔ مگر آپؐ نے اسے معاف کر دیا۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حریف کے کہنے سے رسول اللہ لکھا ہوا کٹوا دیا۔ ہنگامۂ جنگ میں بھی آپ کو اپنے جذبات پر اس درجہ قابو تھا کہ آپ ہمیشہ دفاعی جنگ کرتے اور سوائے ایک بدقسمت کے آپؐ کے ہاتھ سے کوئی دشمن ہلاک نہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر آپ کا سخت ترین دشمنوں کے متعلق فرمانا لا تثریب علیکم الیوم اس بات کی بے مثل شہادت ہے کہ آپ کو اپنے جذبات پر کامل طور سے قدرت حاصل تھی۔

غیرت

محمد ﷺ میں بڑی غیرت تھی۔ جہاں پر غیرت دکھلانے کا موقعہ ہوتا۔ آپ شدید غیرت دکھاتے تھے۔ جنگ احد میں آپؐ اپنے سپاہیوں کے ساتھ ایک جگہ مقیم تھے۔ ابوسفیان نے کروفر سے کہا۔ ''اعل ھبل'' اے ہبل بلند ہو۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا۔ جواب دو۔ ''اللہ اعلیٰ و اجل''۔ خدا تعالیٰ ہی بلند و برتر ہے۔ دوسرا واقعہ حدیبیہ کے موقعہ کا ہے۔ جب آپ کے کیمپ میں یہ خبر پہنچی کہ اہل مکہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے اور اس طرح سفیر کی ہتک کی ہے۔ تو آپ نے فوراً اپنے سپاہیوں سے جہاد کے لئے بیعت لی۔

حکم کی پابندی

آپؐ نے یہ تعلیم دی کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ وہ اللہ کے فضلوں کا وارث ہوا اور جس نے اس کے خلاف کیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا۔ اس طرح آپؐ نے نافرمانی کی جڑ ہی کاٹ دی۔ جو شخص غلطی سے نافرمانی کرتا۔ اسے آپ سمجھاتے اور ملامت فرماتے۔ اگر کسی سپاہی نے حکم کے خلاف تلوار اٹھائی تو مقتول کا فدیہ ادا کروا دیا گیا۔ لیکن رحمۃ للعالمین میں یہ بات خاص تھی کہ آپ سزا دینے میں جلدی نہ فرماتے اور آپؐ نے کبھی سختی نہیں اختیار کی۔

کاموں میں شریک ہونا

محمد ﷺ نے خود مقابلہ کے لئے تلوار اٹھائی۔ جنگ اور کوچ کے موقعہ پر آپ خندق کھودتے۔ لکڑیاں کاٹتے اور دوسرے کاموں میں سپاہیوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ جنگی کھیلوں میں بھی آپ شریک ہوتے تھے اور سپاہیوں کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے۔

سپاہیوں کو فنون جنگ سے واقف کرانا

سامان جنگ مہیا کرنے پر آپؐ زور دیتے تھے اور ماہرین سے ناواقفوں کو کرتب سکھاتے تھے۔ سپاہیوں کو مشق کی غرض سے جنگی کھیل کھلاتے اور ان کی ہمت بڑھانے کے لئے آپ خود بھی ان مشقوں میں شریک ہوتے۔ آپ نے مقابلہ کی روح فاستبقوا الخیرات کی تعلیم دے کر پھونکی اور پھر اس کا عملی نمونہ دکھایا۔

مساوات و محبت

آپ سب مجاہدین کی قدر کرتے تھے۔ آپ کے دل میں ان کی عزت تھی۔ آپ سب سے اعلیٰ سلوک فرماتے اور سب سے محبت کرتے تھے۔ اگر آپ کسی سپاہی کو زیادہ چاہتے۔ تو یہ اس کی کارکردگی کے مطابق ہوتا تھا۔ آپ خود بھوکے رہ کر اپنے صحابہؓ کو کھلاتے۔ لکڑیاں کاٹتے خندق کھودتے۔ آپ دوسروں کو بھی مساوات کا سبق دیتے۔ ایک موقعہ پر پانی گھٹ گیا۔ آپ نے سارے کیمپ کا پانی ایک جگہ جمع کیا اور سب کو اس کا مشترک حقدار بنا دیا۔ تا کہ ہر شخص تھوڑا تھوڑا پانی استعمال کر کے جان بچا سکے۔ آپ کے سپاہیوں کے درمیان بڑی محبت تھی اور مساوات کا برتاؤ ہوتا تھا۔ دشمن اس وجہ سے کانپتے تھے۔

ہردلعزیزی

محمد ﷺ سے آپ کے سپاہیوں کو بے حد محبت و خلوص تھا۔ ہر شخص آپ کے لئے جان فدا کرنے کو سعادت دارین سمجھتا تھا۔ جنگ احد کے بعد مسلمان مدینہ واپس ہو رہے تھے۔ ایک عورت بہت پریشانی کے ساتھ لوگوں سے آنحضرت ﷺ کی خیریت پوچھ رہی تھی۔ ایک شخص نے کہا۔ تیرا باپ مارا گیا۔ پھر کہا تیرا خاوند مارا گیا۔ پھر کہا۔ تیرا بیٹا مارا گیا مگر وہ عورت برابر حضرت رسول کریم ﷺ کی خیریت دریافت کرتی رہی۔ جب اسے معلوم ہوا کہ آپ بخیریت ہیں۔ تو وہ خوشی سے پھولی نہ سمائی۔ اسے کوئی غم نہ تھا کہ اس کا گھر ویران ہو گیا۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ان دولڑکوں کی بے خوف بہادری جنہوں نے ابوجہل کو قتل کیا۔ رسول عرب سے محبت کی بے نظیر مثال تھی۔

رسول کریم ﷺ کے صحابہ نے ایک نہایت خوفناک موقعہ پر کس جوش محبت سے کہا۔ ہم لوگ قوم موسیٰ جیسے نہیں کہ یہ کہہ دیں آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں۔ ہم لوگ آپ کے آگے لڑیں گے۔ آپ کے پیچھے لڑیں گے۔ خشکی اور تری میں لڑیں گے اور آپ جہاں حکم دیں گے۔ ہم جانے کو تیار ہوں گے۔ غرض صحابہ کرام کو آپ سے شدید محبت تھی اور وہ آپؐ کے اشارے پر مرمٹنے کو آمادہ رہتے تھے۔

رسول کریم ﷺ کی جرنیلی صفات کے اعداء بھی قائل ہیں۔ چنانچہ لیفٹیننٹ کرنل سائیکس اپنی تصنیف ''ہسٹری آف دی عرب'' میں لکھتے ہیں۔

''کوئی منصف مزاج شخص حضرت محمدؐ (ﷺ) کے حالات زندگی تحقیق کرنے کے بعد ان کی اولوالعزمی، اخلاق، جرائت، خلوص نیت، سادگی اور رحم و کرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر انہی صفات کے ساتھ استقلال و عزم اور معاملہ فہمی کی قابلیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔''

ایک ہندو صاحب لالہ شام لال ستیارتھی ایڈیٹر گورو گھنٹال لکھتے ہیں۔ ''حضرت محمدؐ دنیا کی وہ بڑی شخصیت ہے۔ جس پر دنیا کی طاقت، رعب اور ہمت جس قدر فخر کرے۔ تھوڑا ہے۔''

ان ساری باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول کریم ﷺ میں ہر وہ خصوصیت کامل طور پر موجود تھی۔ جو ایک کامل ترین جرنیل میں ہونی چاہئے۔ آپ نے ساری جنگوں میں فتح پائی (جنگ احد میں آپ کے حکم کے خلاف عمل کرنے سے البتہ مسلمانوں نے کچھ نقصان اٹھایا) آپ ایک کامیاب جرنیل تھے۔ آپ کی زندگی ہی میں سارا عرب آپ کا محکوم ہو گیا۔ شام میں اسلام کا پرچم لہرایا۔ صنادید عجم آپؐ کی قوت و جبروت سے ڈرتے تھے اور قیصر بھی کانپتا تھا۔ محمد ﷺ صرف جرنیل ہی نہیں۔ بلکہ جرنیل گر بھی تھے۔ آپ نے ایسا مکمل نمونہ پیش کیا۔ کہ آپ کے جاں نثاروں میں سے اکثر بہترین جرنیل بن گئے۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت خالدؓ وغیرہ وغیرہ۔

(الفضل 25 ستمبر 1930ء)

☆......☆......☆

بقیہ از صفحہ 6 نماز باجماعت ....

نہیں نکلا۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک واقعہ اس بارے میں یوں بیان فرمایا ہے

''کہتے ہیں کہ ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا اور اس کی پرستش میں مصروف رہا۔ چالیس سال کے بعد جب وہ اٹھا تو لوگ اس کے پاؤں کی مٹی آنکھ میں ڈالتے تھے تو ان کی آنکھ کی بیماری اچھی ہو جاتی تھی۔ اس بات کو دیکھ کر ایک صوفی گھبرایا اور اس نے سوچا کہ جھوٹے کو یہ کرامت کس طرح مل گئی اور وہ اپنی حالت میں مذبذب ہو گیا اس پر ہاتف کی آواز اسے پہنچی جس نے کہا کہ تو کیوں گھبراتا ہے؟ سوچ کہ جب جھوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا تعالیٰ نے ضائع نہیں کیا تو جو سچا اس کی طرف جائے گا اس کا کیا درجہ ہو گا؟ اور اس کو کس قدر انعام ملے گا''۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 190)

دیوان سنگھ مفتون ''ایڈیٹر ریاست'' دہلی نے تحریر کیا۔

''جہاں تک (دینی) شعار کا تعلق ہے ایک معمولی احمدی کا دوسرے (مومنوں) کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے دینی احکام کا عملی طور پر پابند ہو''۔

(ماخوذ الفضل ربوہ 22 جنوری 2003ء صفحہ 3 بحوالہ مسیح موعود اور جماعت احمدیہ انصاف پسند احباب کی نظر میں صفحہ 232)

حضرت بابا کرم الٰہی صاحب نمازوں اور تہجد کے پابند تھے اور ہمیشہ نمازیں بیت میں ادا کرتے، وفات سے قریباً 5 سال قبل آپ کو موتیا ہو گیا تھا اور آپ کی بینائی جاتی رہی تھی تاہم وہ ایک اندازے اور دیواروں کے سہارے باقاعدہ بیت پہنچتے۔

(گلدستہ درویشاں کے پھول صفحہ 44)

30/اکتوبر 2000ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں فجر کی نماز کے بعد فائرنگ کی گئی جس میں 5 احمدی شہید اور کئی افراد زخمی ہو گئے یہ سب نماز پنجگانہ کے عادی تھے۔ ان میں سے محترم عطاء اللہ صاحب نے پہلے بیت میں نماز تہجد ادا کی پھر فجر کی نماز میں شامل ہوئے۔ 16 سالہ شہزاد احمد نے نماز کے لئے اپنے 3 چھوٹے بھائیوں کو اٹھایا اور نماز پر لے گیا۔ 70 سالہ نصیر احمد صاحب جو شدید زخمی ہوئے نماز کے بہت پابند ہیں اور صبح کی نماز کبھی نہیں چھوڑی۔ دیگر نمازیں بھی بروقت بیت میں ادا کرتے ہیں۔ ان سب خوش نصیبوں کو بیت میں نماز کے بعد دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔

(الفضل 13 نومبر 2000ء)

گھٹا لہو کی جو گھٹیالیاں سے آئی ہے
وہ ساتھ قصے بھی حبل متین کے لائی ہے
وہ سرزمین چونڈہ ہو چک سکندر ہو
ہر اک مقام پہ رسم وفا نبھائی ہے

(الفضل 22 جنوری 2003ء صفحہ 4)

پاکستان کے مشہور ادیب نقاد اور مؤرخ رئیس احمد جعفری صاحب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

''چوہدری صاحب اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے عام طور پر گمراہ بلکہ کافر کہا جاتا ہے لیکن یہ گمراہ اور کافر شخص بغیر شرمائے ہوئے داڑھی رکھتا ہے اور اقوام متحدہ کے جلسوں میں علی الاعلان نماز پڑھتا ہے۔ جھمپیر کا قیامت خیز ریلوے حادثہ جب رونما ہوا تو یہ شخص اپنے سیلون میں فجر کی نماز پڑھ رہا تھا''۔

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 1985ء صفحہ 13)

مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی حضرت مولانا شیر علی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ مجھے مولوی شیر علی صاحب کی رفاقت میں نماز کے لئے بیت مبارک جانے کا موقع ملا جب وہاں پہنچے تو نماز ختم ہو چکی تھی چنانچہ آپ مجھے ہمراہ لئے بیت اقصیٰ تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں بھی اتفاق سے نماز ختم ہو چکی تھی اب حضرت مولوی صاحب مجھے ساتھ لے کر بیت فضل (جو آرائیاں محلہ میں تھی) کی طرف چل پڑے وہاں پہنچے تو نماز کھڑی تھی چنانچہ ہم نے نماز باجماعت ادا کی''۔

(روزنامہ الفضل 23 جنوری 2003ء صفحہ 4)

حضرت میاں امام دین صاحب پٹواری اور ان کی بیوی دونوں کا طریق تھا کہ جمعہ کی خاطر بلا ناغہ قلعہ درشن سنگھ ضلع گورداسپور سے قادیان پہنچتے جو بٹالہ سے 4 میل آگے ہے، جمعہ کو صبح پیدل چل کر قادیان آتے اور جمعہ کے بعد پیدل واپس جاتے سخت سردی اور گرمی کی کوئی پرواہ نہ کرتے''۔

(رفقاء احمد جلد اول صفحہ 116)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

نوبت خانہ جو ہمارے بادشاہ کا دیدار کرانے کے لئے بجتا ہے وہ ہر شہر اور ہر گاؤں میں دن رات میں پانچ مرتبہ بجتا ہے اور اعلان کرنے والا کہتا ہے اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

اے لوگو اپنے بادشاہ کی زیارت کے لئے آجاؤ۔

اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو! ہاں تم کو! ہاں تم کو! خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو......کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے ......پس میری سنو! اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو''۔

(سیر روحانی صفحہ 620,619)

☆......☆......☆

مکرم شمشاد احمد صاحب ناصر

نماز باجماعت۔ ہمارا فرض اور ہماری پہچان

﴾قسط دوم آخر﴿

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح کے موقع پر جو ساری جماعت کو پیغام دیا تھا اس میں آپ نے بیان فرمایا کہ:

''صرف (بیت) بنانے پر ہی خوش نہ ہو جائیں بلکہ (بیوت) کو آباد بھی کریں ورنہ ہمارے اور غیروں میں کیا فرق رہ جاتا ہے''۔

(خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 364)

امریکہ میں جب ہیوسٹن میں نئ (بیت) کا افتتاح ہوا ہے اس موقعہ پر بھی حضور انور نے جو پیغام دیا تھا وہ یہ تھا کہ

''کہ ہمیں مستقل کوشش کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے اس (بیت) کو آباد کرنا ہوگا...... کیونکہ (بیوت) کی تعمیر کی اصل غرض وغایت ہی یہی ہے کہ ان میں خدا کے بندے خدائے واحد ویگانہ کی عبادت کے لئے جمع ہوں اور (بیوت) کی اصل زینت ان کے نمازیوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے''۔

آسٹریلیا کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر آپ نے اپنے پیغام میں بھی نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''نمازوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اس کے لئے غیر معمولی محنت کریں کیونکہ یہ مرکزی چیز ہے اور اگر یہ سنور جائے تو سب کچھ سنور جائے گا۔ اسی سے ساری ترقیات وابستہ ہیں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ وہ مومن کامیاب ہوگئے جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔......

فرمایا نماز ہی ہے جس نے حقیقت میں اس دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ دنیا کی فتح کی خوابیں لغو ہیں اگر ہم اپنے نفسوں پر فتح نہ پا سکیں۔ اپنے نفسوں کو خدا کے حضور جھکائیں اور اس کی عبادت کے حق ادا کریں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 جنوری 2004ء)

حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہوجاتے تھے۔

مارچ 2004ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مغربی افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے تو بورکینا فاسو بھی گئے۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد آپ ایک جگہ ڈوری تشریف لے گئے جو کہ کیپیٹل واگاڈوگو سے 260 کلومیٹر ہے اور اس میں 160 میل کچی سڑک ہے۔ یہاں سے واپسی پر سفر کے دوران کچی سڑک پر حضور انور کی گاڑی سے آگے چلنے والی پائلٹ کار جس میں 2 سکیورٹی گارڈ حضور انور، امیر صاحب آئیوری کوسٹ اور دو مربیان سلسلہ اور دو مقامی افراد تھے اچانک کھائی میں گر گئی اور الٹ گئی۔ اس کے بعد والی گاڑی میں حضور انور تشریف فرما تھے جوں ہی حضور کو علم ہوا کہ حادثہ پیش آیا ہے تو آپ نے فوراً ہاتھ کانوں کی طرف بڑھائے اور نماز شروع کر دی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد حضور بڑے وقار اور تحمل کے ساتھ گاڑی سے باہر تشریف لائے، ہر کوئی خوف زدہ تھا کہ اس الٹی ہوئی گاڑی سے اب کیا نکلے گا؟ سبحان اللہ والحمدللہ حضور کو اس موقعہ پر ادا کی گئی نماز اور قبولیت دعا کا معجزہ دیکھیں کہ ایک ایک کر کے سب کو باہر نکالنا شروع کیا سب کے سب خیریت سے تھے کسی کو ایک خراش تک بھی نہ آئی۔ ایک قطرہ خون کا بھی نہیں بہا۔ کسی کو کوئی فریکچر نہیں ہوا''۔

(الفضل 25 مئی 2013ء)

صرف 5 ماہ

روزنامہ ایکسپریس 24 جنوری 2007ء کی اشاعت میں یہ تحقیق پیش کرتا ہے کہ:

''ایک جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو 70 سال کی عمر دیتا ہے تو وہ شخص اس عمر کے دوران 24 سال سونے میں۔ 14 سال کام، 8 سال کھیلنے کودنے وتفریح، 6 سال کھانے پینے، 5 سال سفر کرنے، 4 سال گپ شپ لگانے، 3 سال پڑھنے۔ 3 سال تعلیم حاصل کرنے، 3 سال ٹیلیویژن دیکھنے میں گزار دیتا ہے۔ جبکہ 5 وقت نماز کی ادائیگی ان برسوں میں صرف 5 ماہ کا عرصہ بنتی ہے''۔

(روزنامہ الفضل 31 دسمبر 2009ء صفحہ 59۔ سالانہ نمبر)

مسائل کی بنیاد

اس وقت معاشرہ ایک اور اہم مسئلہ سے دوچار ہوا جا رہا ہے اور وہ ہے میاں بیوی کے جھگڑے اور آپس میں عدم برداشت جس کی وجہ سے نوبت طلاق یا خلع تک آ رہی ہے۔ مختلف رپورٹوں سے جو طلاق اور خلع کے لئے حضور انور کی خدمت میں آ رہی ہیں وہ 30 سے زائد مسائل ہیں ان کے بارے میں حضور نے امراء ممالک کو یہ ہدایات بھجوائی کہ شادیوں میں ناکامی کا باعث بننے والی وہ باتیں جو گہرے جائزے کے بعد سامنے آئی ہیں۔

ان میں حضور نے اوّل اور سرفہرست ''نماز باجماعت میں بے قاعدگی'' کو ہی لیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نمازوں کی ادائیگی کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی...... پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا جو خلافت کی صورت میں جاری ہے فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے''۔

(خطبات مسرور جلد نمبر 5 صفحہ 151)

یہاں پر میں اپنے نہایت شفیق اور محترم استاد اور پرنسپل جامعہ احمدیہ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی نماز باجماعت کے حوالہ سے طلباء کی تربیت کا واقعہ بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا، ہماری درجہ سادسہ کی آخری کلاس تھی۔ اور نماز باجماعت پڑھنا ایک ایسا لازمی امر تھا کہ کسی رنگ میں اس سے رخصت کا سوچا بھی نہ جا سکتا تھا۔ لیکن ایک رات سخت سردی اور بارش اور آندھی آئی جس کی وجہ سے ہمارے ایک ساتھی دوست (بیت) میں جا کر نماز باجماعت نہ ادا کر سکے اور انہوں نے اپنی یومیہ ڈائری میں لکھ دیا کہ بارش اور آندھی کی وجہ سے نماز باجماعت رہ گئی۔ اس پر حضرت میر صاحب نے لکھا کہ

ایسے موقعوں پر ہی تو سچے عاشق کا پتہ چلتا ہے۔ اگر آپ نماز باجماعت کے لئے چلے جاتے تو نہ پگھل جاتے نہ گھُر جاتے اور نہ ہی اڑ جاتے۔ ہمیشہ نماز باجماعت کا التزام کیا کریں''۔

(سیرت داؤد صفحہ 76)

رفقاء کا نمونہ

''حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں اس عاجز نے نمازوں میں اور خصوصاً سجدوں میں لوگوں کو آج کل کی نسبت بہت زیادہ روتے سنا ہے۔ رونے کی آوازیں (بیت الذکر) کے ہر گوشہ سے سنائی دیتی تھیں اور حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے اس رونے کا فخر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جس نماز سے پہلے حضرت صاحب کی کوئی خاص تقریر اور نصیحت ہو جاتی تھی اس نماز میں تو (بیت الذکر) میں گویا ایک کہرام برپا ہو جاتا تھا یہاں تک کہ سنگدل سے سنگدل آدمی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے تھے۔ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ دن میں کم از کم ایک دفعہ تو انسان خدا کے حضور رو لیا کرے''۔

(سیرت المہدی حصہ سوم جلد اول صفحہ 620)

ویران مسجد میں نماز

میں نے حال ہی میں ایک اخبار میں ایک شخص کا عجیب وغریب مگر حیران کن اور متاثر کرنے والا واقعہ پڑھا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے حسب معمول مکہ حرم شریف میں نماز جمعہ پڑھی اور گھر واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں ایک سنسان وویران مسجد آئی تھی۔ ہم متعدد مرتبہ وہاں سے گزرے مگر آج یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ اس سنسان مسجد کے باہر کار کھڑی ہے۔ میں اس مسجد کے اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد کے اندر ایک نوجوان مصلّی بچھائے تلاوت قرآن میں مصروف ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا نماز عصر پڑھ لی ہے اور پھر خود ہی عصر کی نماز کے لئے اذان دے دی۔ اس نوجوان نے اس پر ایسا جملہ بولا کہ وہ کہتے ہیں مجھے اپنے اعصاب جواب دیتے نظر آئے۔ نوجوان کہہ رہا تھا کہ مبارک ہو آج تو باجماعت نماز ادا ہوگی۔ میں نے اس نوجوان سے کہا کہ تم کس سے یہ بات کہہ رہے تھے وہ کہنے لگا کہ میں مسجد سے بات کر رہا تھا۔ وہ کہتا ہے اس پر میں نے سوچا کہ یہ نوجوان ضرور پاگل ہے! اور پھر کہنے لگا کہ میں مسجدوں سے عشق کرنے والا انسان ہوں۔ جب بھی کوئی پرانی ٹوٹی پھوٹی یا ویران مسجد دیکھتا ہوں تو مجھے خیال آنے لگتا ہے کہ کبھی تو لوگ اس مسجد میں آتے ہوں گے اور یہ مسجد کتنا شوق رکھتی ہوگی کہ اب بھی اس میں کوئی آ کر نماز پڑھے اللہ کا ذکر کرے۔ میں مسجد کی اس تنہائی کے درد کو محسوس کرتا ہوں۔ اور میں خود ہی ایسی مسجد کے جواب دیا کرتا ہوں کہ اللہ کی قسم میں ہوں جو تیرا شوق پورا کروں گا۔ پھر میں ایسی مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور ایک سیپارے کی تلاوت کرتا ہوں اور یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے میرے پروردگار اے میرے رب اگر تو سمجھتا ہے کہ میں نے تیرے ذکر اور تیرے قرآن کی تلاوت اور تیری بندگی سے اس مسجد کی وحشت کو دور کیا ہے تو اس کے بدلے میں تو میرے باپ کی قبر کی وحشت اور ویرانگی دور فرما دے۔ کیونکہ تو ہی رحم وکرم کرنے والا ہے۔

دوستو، بھائیو اور بہنو! دیکھیں اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ اپنی عاقبت بھی سنوارنے والے ہوں اور اپنے والدین کی بھی۔

کسی شخص کو بھی اس بات سے ناامید نہ ہونا چاہئے کہ اس نے عبادت کی ہے اور اس کا کچھ نتیجہ

باقی صفحہ 5 پر

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم اپریل 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم خلیق احمد صاحب

مکرم خلیق احمد صاحب ابن مکرم ملک شریف احمد صاحب روہمپٹن یو کے مورخہ 26 مارچ 2014ء کو 44 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کے باعث وفات پاگئے۔ مرحوم گزشتہ پانچ سال سے لوکیمیا کے مرض میں مبتلا تھے۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ خدمت خلق کا بہت جذبہ رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی بہت شوق سے دیتے تھے۔ غریب پرور اور بااخلاق انسان تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ مورخہ 24 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ معروف بزرگ مربی سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم (سابق سوداگرمل) کی بیٹی تھیں۔ آپ بہت سادہ، خوددار، صابرہ وشاکرہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ ہر مالی تحریک میں نمایاں حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین مالموسویڈن کے جماعتی قبرستان کے قطعہ موصیان میں ہوئی۔

مکرم ملک محمد خان مجوکہ صاحب

مکرم ملک محمد خان مجوکہ صاحب ابن مکرم ملک مراد مجوکہ صاحب مرحوم خوشاب مورخہ 10 جنوری 2014ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور آپ کے دادا حضرت ملک عمر مجوکہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ مرحوم کو عمر آباد مجوکہ میں 40 سال تک صدر جماعت، سیکرٹری مال اور زعیم انصاراللہ کی حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح وہاں بیت الذکر کی توسیع کے کام کی نگرانی اور مالی معاونت بھی کی۔ آپ اپنے علاقہ کی پنچائیت کے بھی ممبر تھے۔ انتہائی شفیق، مہمان نواز، دیانتدار، غریب پرور نیک اور مخلص انسان تھے۔ حضور انور کے خطبات نہایت ذوق وشوق سے سنا کرتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم نصیر احمد ناصر صاحب

مکرم نصیر احمد ناصر صاحب آف چک نمبر 94 ر۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 25 مارچ 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ 1980ء میں اپنے گاؤں سے ربوہ شفٹ ہوئے تھے اور 2011ء تک لنگر خانہ میں خدمت کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد تادم وفات اپنے محلّہ میں خادم بیت الذکر کی حیثیت سے احسن رنگ میں خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، نہایت شفیق، بہت بہادر نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نعیم احمد ناصر صاحب نگر پارکر میں وقف جدید کے معلم ہیں۔

مکرم انور احمد صاحب

مکرم انور احمد صاحب ابن مکرم محمد یامین صاحب مرحوم کنری مورخہ 28 مارچ 2014ء کو 57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ 23 سال قبل ایک موٹر سائیکل حادثے میں مفلوج ہوگئے تھے۔ اس وجہ سے آپ کے ہاتھ اور انگلیاں کام نہیں کرتی تھیں لیکن اس کے باوجود اپنے ہاتھ پر رومال سے پنسل باندھ کر کمپیوٹر پر جماعت کا کام کیا کرتے تھے۔ جماعتی مواد اردو اور انگریزی میں ٹائپ کر کے ایک ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی توفیق بھی پاتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام وقت

ج: فرمایا! برکینا فاسو میں دوڈغو ریجن کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ جب (دعوت الی اللہ) کے سلسلے میں ...... ایک گاؤں پہنچے اس گاؤں میں ہمارے سو کے قریب ممبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کافی عرصے سے بارش نہیں ہو رہی اور ہم فصلیں کاشت نہیں کر سکے۔ خاکسار نے کہا کہ آؤ نماز استسقاء پڑھتے ہیں۔ صبح دس بجے نماز استسقاء ہو گی۔ خدا تعالیٰ نے احمدی بچوں اور خواتین اور بوڑھوں کی دعا کو سنا۔ اُسی رات موسلا دھار بارش ہوئی۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں وہاں نوے 90 (لوگ نظام جماعت میں شامل ہوئے)۔

س: حضور انور نے کن دو احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

ج: پہلا جنازہ مکرم رضی الدین صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب کا، جن کو 8 فروری 2014ء کو اپنے گھر سے کام پر جانے کے لئے یہ نکلے تھے کہ ان کو (راہ مولیٰ میں قربان) کر دیا گیا۔

دوسرا جنازہ ڈاکٹر خالد یوسف صاحب کا جو 7 فروری 2014ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 46 سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ظفر اللہ خاں چٹھہ صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے پوتے رغیب احمد چٹھہ ولد مکرم حافظ عمر حیات چٹھہ صاحب مقیم لندن نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تقریب آمین منعقدہ 5/اپریل 2014ء میں شرکت فرمائی اور دیگر بچوں کے ساتھ عزیزم سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم نصیر احمد قریشی صاحب ہاسلٹ بیلجیئم تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 14 مارچ 2014ء کو میری بیٹی مکرمہ منصورہ ندرت قریشی صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم حافظ موسیٰ کلیم صاحب ابن مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ مورخہ 15 مارچ 2014ء کو دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے لان میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم نذیر احمد قریشی صاحب ڈرائیور حضرت مصلح موعود کی پوتی اور مکرم فتح محمد خان صاحب دارالنصر غربی کی نواسی ہے جبکہ دلہا مکرم فتح محمد خان صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے باعث برکت ورحمت بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم سید امتیاز احمد شاہ صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بیٹی مکرمہ سیدہ قرۃ العین صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم سید حسیب احمد صاحب فن لینڈ ولد مکرم سید عبدالشکور صاحب امریکہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار یورو حق مہر پر 16 مارچ 2014ء کو بیت المبارک میں مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے کیا۔ دلہا حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے برادر اصغر حضرت سید محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ دلہن مکرم سید لطیف شاہ صاحب بھملہ ضلع گجرات کی پوتی، حضرت سید باقر حسین شاہ صاحب بھملہ ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم سید لال شاہ صاحب سابق امیر جماعت ضلع شیخوپورہ کے برادر اصغر مکرم سید سردار احمد شاہ صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں کو بھی احمدیت پر قائم رکھے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم جاوید احمد جاوید صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے ایک عزیز دوست دارالضیافت کے ریٹائرڈ کارکن مکرم نصیر احمد ناصر صاحب 25 مارچ 2014ء کو دوپہر کے وقت دل کے حملہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ موصوف ریٹائرمنٹ کے بعد محلّہ میں بیت برکت کی خدمت پر مامور تھے۔ جو انہوں نے آخر دم تک بڑے اخلاص اور محبت سے انجام دی۔ اسی طرح خاکسار کی عاملہ میں نائب زعیم مال کے فرائض خوش اسلوبی سے نبھاتے رہے۔ وفات والے دن صبح سات بجے مجھے ماہ مارچ کی وصولی جمع کروائی۔ مرحوم موصی تھے ان کی نماز جنازہ مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے دارالعلوم شرقی نور کی گراؤنڈ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ناظم صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے مکرم وسیم احمد صاحب چوکیدار دارالعلوم شرقی برکت، مکرم سلیم احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ، مکرم نعیم احمد صاحب معلم وقف جدید مٹھی نگر پارکر، مکرم کلیم احمد صاحب کارکن وقف جدید اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ ایک داماد مکرم لیاقت علی صاحب بطور معلم وقف جدید 312-ج کھوالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خدمات بجالا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے نہایت مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

مکرم قیصر محمود صاحب

ٹی ٹونٹی کرکٹ ورلڈ کپ 2014ء

ٹی ٹونٹی کرکٹ کا ورلڈ کپ ہر دو سال کے بعد آئی سی سی کی زیر نگرانی منعقد ہوتا ہے۔اس بار یہ ورلڈ کپ بنگلہ دیش میں کھیلا گیا جہاں پہلی بار 16 ٹیمیں شامل ہوئیں اور آخر کار فائنل میں سری لنکا نے بھارت کو شکست دے کر ٹی ٹونٹی ورلڈ چیمپئن بن گیا۔

ابتدائی راؤنڈ

اس مرتبہ پہلی بار ابتدائی راؤنڈ میں نسبتاً کمزور ٹیموں کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ جہاں ہر گروپ سے ٹاپ ٹیم نے سپر ٹین مرحلہ میں رسائی حاصل کرنا تھی۔گروپ بی سے ہالینڈ اور گروپ اے سے بنگلہ دیش کی ٹیم نے ٹاپ پوزیشن حاصل کر کے سپر ٹین مرحلہ میں جگہ بنائی۔بنگلہ دیش نے افغانستان اور نیپال کو تو شکست دے دی لیکن اپنے آخری پول میں ہانگ کانگ کے ہاتھوں شکست کے باوجود سپر ٹین مرحلہ کے لئے کوالیفائی کرنے میں کامیاب رہی۔گروپ بی میں ہالینڈ کو اگرچہ زمبابوے سے شکست ہوئی لیکن نہ صرف اس نے یو اے ای کے خلاف فتح حاصل کی بلکہ آئر لینڈ کے خلاف 189 رنز کا بڑا ٹارگٹ صرف 13.5 اوورز میں حاصل کر کے بڑی ٹیموں کے ساتھ کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔

سپر ٹین مرحلہ

اس مرحلہ سے ہر گروپ سے ٹاپ دو ٹیموں نے سیمی فائنل کیلئے کوالیفائی کرنا تھا۔اس گروپ میں بھی شاندار مقابلے دیکھنے کو ملے۔ سب سے کمزور ٹیم ہالینڈ نے اس مرحلہ میں بھی بہترین کارکردگی دکھائی۔اپنے پہلے میچ میں سری لنکا کے خلاف صرف 39 رنز پر آؤٹ ہو کر ورلڈ ریکارڈ بنانے والی اس ٹیم نے انگلینڈ کو 2009ء کے ورلڈ کپ کی طرح اس بار پھر اپ سیٹ شکست دی۔

پاکستان کی ٹیم کا اس ٹورنامنٹ میں آغاز بھارت کے خلاف شکست سے ہوا لیکن دوسرے میچ میں آسٹریلیا کو شکست دے کر سیمی فائنل کی دوڑ میں شامل رہی۔ بنگلہ دیش کے خلاف آسان فتح کے بعد پاکستان کا ویسٹ انڈیز کے خلاف میچ کوارٹر فائنل کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔اس میچ میں پاکستانی ٹیم صرف ابتدائی 17 اوورز تک ہی کھیل میں رہی۔اس کے بعد ویسٹ انڈیز بلے بازوں براوو اور ڈیرن سیمی نے جبکہ باؤلروں میں اسپنرز بدری اور سنیل نرائن نے پاکستانی ٹیم کو شکست سے دوچار کر کے ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا۔

گروپ بی سے انڈیا نے اپنے تمام میچ جیت کر اور ویسٹ انڈیز نے صرف انڈیا کے خلاف شکست کے بعد سیمی فائنل کیلئے اپنی جگہ بنائی۔ جبکہ گروپ اے سے سری لنکا اور جنوبی افریقہ نے تین تین میچ جیت کر سیمی فائنل کیلئے کوالیفائی کیا۔

سیمی فائنلز

پہلے سیمی فائنل میں سری لنکا اور دفاعی چیمپئن ویسٹ انڈیز کا مقابلہ تھا۔سری لنکا نے ٹاس جیت کر میتھیوز کے صرف 23 گیندوں پر 40 رنز کی بدولت ویسٹ انڈیز کو 161 رنز کا ٹارگٹ دیا۔ جواب میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم 13.5 اوورز میں چار وکٹوں کے نقصان پر 80 رنز ہی بنا سکی تھی کہ تیز بارش اور ژالہ باری سے کھیل ختم کرنا پڑا اور سری لنکا کی ٹیم ڈک ورتھ، لوئس (D/L) میتھڈ کے تحت 27 رنز سے یہ میچ جیت کر تیسری بار فائنل میں پہنچ گئی۔

دوسرا سیمی فائنل 2007ء کی چیمپئن انڈیا اور جنوبی افریقہ کے درمیان کھیلا گیا۔اس میچ میں جنوبی افریقہ نے ٹاس جیت کر ڈپلوسی اور ڈومنی کی شاندار بلے بازی کے سبب 172 رنز بنائے۔لیکن پھر نہ تو ڈیل سٹین کی تیز باؤلنگ کسی کام آئی اور نہ ہی لیگ سپنر عمران طاہر انڈین بلے بازوں کو پریشان کر سکے انڈیا نے مطلوبہ ہدف آخری اوور کی پہلی بال پر باآسانی حاصل کر لیا۔ ویرات کوہلی نے 72 رنز کی اننگ کھیلی۔

فائنل

6 اپریل کو ایشیا کی دو بڑی ٹیموں سری لنکا اور انڈیا کے درمیان ایک زبردست فائنل کھیلا گیا جو ٹی ٹونٹی کا 400 واں میچ بھی تھا۔سری لنکا تیسری بار ٹی ٹونٹی کا فائنل میچ کھیل رہی تھی۔اس سے قبل اسے 2009ء میں پاکستان اور 2012ء میں ویسٹ انڈیز کے خلاف شکست ہوئی تھی۔انڈیا 2007ء کے ورلڈ کپ میں فتح کے بعد دوسری بار فائنل میچ کھیل رہی تھی۔

فائنل میچ میں سری لنکا نے ٹاس جیت کر بارش سے متاثرہ گراؤنڈ میں فیلڈنگ کرنے کا فیصلہ کیا سری لنکا کے باؤلرز نے نہایت شاندار باؤلنگ کرتے ہوئے انڈیا کو صرف 130 رنز تک محدود کر دیا۔ اننگ کے آخری چار اوورز میں صرف 19 رنز ہی بن سکے۔ویرات کوہلی نے ایک بار پھر اچھی اننگ کھیلی اور 77 رنز بنائے لیکن یہ رنز بھی انڈیا کو فتح نہ دلا سکے۔ جواب میں سری لنکا نے آخری ٹی ٹونٹی میچ کھیلنے والے کمارا سنگاکارا کے صرف 35 گیندوں پر 52 رنز کی اننگ کی بدولت مطلوبہ سکور 13 بال قبل ہی حاصل کر لیا اور ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ کی روایت برقرار رہی جہاں ہر بار کوئی نئی ٹیم ہی چیمپئن بنتی ہے۔اس سے قبل 2007ء میں انڈیا، 2009ء میں پاکستان، 2010ء میں انگلینڈ اور 2012ء میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم فاتح رہی۔

فائنل میچ کے مین آف دی میچ کمارا سنگاکارا رہے۔ورلڈ کپ کی ٹرافی سری لنکا کے کپتان لیستھ مالنگا نے وصول کی لیکن اس ورلڈ کپ کیلئے سری لنکا کے نامزد کپتان دنیش چندی مل کو نہیں بھولنا چاہئے جس نے ٹیم کی بہتری کیلئے نہ صرف اپنی جگہ کسی دوسرے کھلاڑی کو موقع دینے کے لئے خالی کی بلکہ کپتانی کی بھی قربانی دی۔

ورلڈ کپ کے بہترین کھلاڑی انڈیا کے بلے باز ویرات کوہلی رہے جنہوں نے پورے ٹورنامنٹ میں بہترین بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 319 رنز بنائے۔

پوری نیند صحت کے لئے مفید

ایک حالیہ امریکی تحقیق کے ذریعے یہ انکشاف ہوا ہے کہ جلدی سونا اور پوری نیند لینا صحت اور دماغ کے لئے بہترین ہے جلدی نیند لینا اور ذہنی تناؤ سے دور رکھتا ہے۔ ماہرین کے مطابق نوعمری کے زمانے میں زیادہ نیند لینا دماغی صحت کے لئے انتہائی مفید ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ جلدی سو جانے والے افراد کا دیگر افراد کی نسبت ذہنی تناؤ میں مبتلا ہونے کا امکان کم ہوتا ہے جو افراد رات میں صرف پانچ یا اس سے بھی کم گھنٹے سوتے ہیں، ان میں 71 فیصد زیادہ ذہنی تناؤ کا شکار ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔اس تحقیق سے ماہرین نے یہ نتائج اخذ کئے ہیں کہ بچپن اور جوانی کے بیچ کے دور میں ایک مقررہ حد تک نیند لینا ضروری ہے جو عمر بھر ذہنی تناؤ میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 3 اپریل 2014ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 12 اپریل

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:37

حب ہمزاد
اعصابی کمزوری کے لئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

ضرورت سٹاف
ایف اے۔ میٹرک پاس لڑکیاں جو نرسنگ کا شوق رکھتی ہوں
رابطہ: مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944,0315-6705199

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
- یورپین طرز تعلیم، بیگ اٹھانے کی زحمت ختم
- کوئی ہوم ورک نہیں، نرسری تا ششم بوائز کے لئے
- اور نرسری تا ہشتم گرلز داخلے جاری ہیں۔
- کوالیفائیڈ ٹیچرز کی ضرورت ہے۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6211346 موبائل 0332-7057097

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

گل احمد، Nishat، ڈیزائنر اور چکن نیز برانڈ لان دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ +92-4706212310
www.sahibjee.com

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ضرورت برائے سیکیورٹی گارڈ
عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز جوہر ٹاؤن لاہور کے لئے ایک عدد سیکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات صدر صاحب جماعت کے تصدیقی لیٹر کے ساتھ حاضر ہو سکتے ہیں۔
رابطہ برائے: H2-278 مین بلیوارڈ فیز 2 جوہر ٹاؤن لاہور
0300-9488447,042-35301547